خطبہ حرم مکی

زبان کی حفاظت

تحریر: امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل/ حفظہ اللہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے، آنکھوں کی چوری تک جانتا اور دل کی چھپی بات سے بھی باخبر ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر بھی ہے، اللہ سبحانہ کی بے پایاں نعمتوں پر میں اس کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کی وحدانیت اور اس کے اسماء وصفات میں کوئی اس کا شریک نہیں، ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی! تو اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر، آپؐ کے آل واصحابؓ پر، نیز ان کی سچی پیروی کرنے والوں پر درود وسلام نازل فرما، امابعد:

مسلمانو! اللہ سے ڈرو، اس کے احکام مانو اور نافرمانی سے بچو، اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام واوامر کی اتباع کا حکم دیا ہے اور ناراضگی وغضب کے کاموں سے بچنے اور اعضاء وجوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کی تلقین کی ہے، اس کا حکم ہے کہ ہم اپنے کان، نگاہ، زبان اور جملہ اعضاء وجوارح کو حرام کاموں سے بچائیں اور انہی کاموں میں انہیں استعمال کریں جو ہمارے دین ودنیا کیلئے بہتر اور مفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ازراہ بے دانشی کچھ کہنے، کذب وافتراء، مسلمانوں کی عیب جوئی یا ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے کیلئے نہ استعمال کریں، یہ بدسلوکی خواہ ان کی پردہ دری کی شکل میں ہو یا آبروریزی کی شکل میں، ان کو جانی ومالی نقصان پہنچا کر ہو یا حقوق کی پامالی کر کے۔

اعضاء وجوارح میں سب سے خطرناک اور دین کیلئے سب سے زیادہ نقصان دہ زبان ہے، زبان ایک ایسا عضو ہے جو خیر وہدایت اور اللہ کی رضا وخوشنودی کے کلمات ادا کر کے آدمی کو محبت ومودت اور بخشش ومغفرت کا مستحق بنا دیتی ہے، لیکن ضلالت وگمراہی اور نافرمانی کے جملے نکال کر شر وشقاوت اور غضب الٰہی میں مبتلا بھی کر دیتی ہے، کتنے نیک کلمات رضائے الٰہی کا ذریعہ ہوتے ہیں جبکہ کتنے برے جملے عتاب وعقاب کا سبب بن جاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: (ان الرجل لیتکلم بالکلمة من رضوان الله ما یظن أن تبلغ

ما بلغت، یکتب الله له بها رضوانه، و ان الرجل لیتکلم بالکلمة من سخط الله لا یظن أن تبلغ ما بلغت، یهوی بها فی النار أبعد مما بین المشرق و المغرب) ترجمہ: ''آدمی اللہ کی رضا وخوشنودی کا کوئی ایسا کلمہ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے جس کی اہمیت نہیں سمجھ پاتا اور اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی بدولت اس کے حق میں اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے، اور ایک آدمی اللہ کے غضب کا کوئی جملہ کہہ جاتا ہے جس کی حقیقت پر غور نہیں کرتا اور اس کے نتیجہ میں جہنم میں اتنی دور جا گرتا ہے جو آسمان اور زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔'' [صحیح بخاری]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اذا أصبح ابن آدم فان أعضاء ہ تکفر اللّسان، فتقول: اتق الله فینا، فانك ان استقمت استقمنا، و ان اعوججت اعوججنا۔" ترجمہ: ''انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے اعضائے جسمانی عاجزی کے ساتھ زبان سے کہتے ہیں کہ ہمارے سلسلے میں تو اللہ سے ڈرتی رہ، کیونکہ اگر تو سیدھی رہے تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔'' [جامع ترمذی]

ایک اور مقام پر آپؐ نے فرمایا: (اضمنوا لی ستا من أنفسکم أضمن لکم الجنة، اصدقوا اذا حدثتم، و أدوا اذا اؤتمنتم، و أوفوا اذا وعدتم، واحفظوا فروجکم، و غضوا أبصارکم، و کفوا أیدیکم) ترجمہ: ''تم اپنے نفس پر چھ باتوں کا ذمہ لے لو تو میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ لیتا ہوں، وہ باتیں یہ ہیں کہ جب بات کرو تو سچ بولو، امین بنائے جاؤ تو امانت کا حق ادا کرو، وعدہ کرو تو نبھاؤ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نگاہیں نیچی رکھو اور ہاتھوں کو (ظلم وزیادتی سے) روکے رکھو۔'' [مسند احمد]

نیز فرمایا: (علیکم بالصدق، فان الصدق یهدی الی البر، و ان البر یهدیٔ الی الجنةٌ، و ما یزال یصدق و یتحری الصدق حتی یکتب عندالله صدیقًا، و ایاکم والکذب، فان الکذب یهدی الی الفجور، و ان الفجور یهدی الی النار، و ما یزال الرجل یکذب و یتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا) ترجمہ: ''تم سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کی جستجو میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ بولنے سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں داخل کر دیتا ہے، آدمی ہمیشہ جھوٹ بکتا اور جھوٹ کے پیچھے لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' [صحیح مسلم]

اللہ کے بندو! قوت ایمانی کی ایک علامت یہ ہے کہ آدمی سبّ وشتم، گالی گلوچ، فحش گوئی و بدکلامی اور لعن وطعن سے دور رہے، جیسا کہ رسول اللہ صادق ومصدوق ﷺ کا ارشاد ہے: (لیس المؤمن بالطعان، و لا اللعان، و لا الفاحش، و لا البذی) ترجمہ: ''مومن طعنہ زن نہیں ہوتا، لعنت گر نہیں ہوتا، فحش گو نہیں ہوتا اور بدزبان نہیں ہوتا۔'' [جامع ترمذی]

اللہ کے مومن بندوں کی شان میں بدکلامی اور ایذارسانی دین کی کمی، عقل ومروت کے فقدان اور بداخلاقی کی دلیل ہے لہٰذا ان چیزوں سے بچو، جو دین کیلئے نقصان دہ، عقل ومروت کیلئے قادح اور اخلاق کیلئے باعث عیب ہوں، زبان کی سب سے خطرناک آفت چغل خوری ہے جو بگاڑ پیدا کرنے کی نیت سے ایک شخص کی بات دوسرے تک پہنچائی جاتی ہے، چغل خوری ایک ایسی خطرناک چیز ہے جو بغض وحسد پیدا کرتی ہے، احباب واقارب کے درمیان تفریق ڈالتی ہے اور معاشرہ کے اندر عداوت، دشمنی ومنافرت پھیلاتی ہے۔ ایسے کتنے واقعات ہیں کہ چغل خوری نے دو صاف دل دوستوں کو جدا کر دیا، کتنے رشتے ناطے توڑ دیئے، ان کے مابین موجود تعلقات اور الفت ومحبت کو پامال کر کے رکھ دیا اور معاشرہ میں بگاڑ اور رنجش کا سبب بنی، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ''حالقہ'' (مونڈنے والی) قرار دیا ہے جو ہر خیر کا استیصال کرتی اور شر کو دعوت دیتی ہے، اس کے نتیجہ میں بڑے بڑے گناہ جنم لیتے ہیں، روحانیت کا خاتمہ ہوتا ہے اور قبیلے اور جماعتیں ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں۔

چغل خوری کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید فرمائی ہے اور چغل خور کو بدترین لوگوں میں شمار کیا ہے، فرمایا: (خیارعباد الله الذین اذا رؤوا ذکر الله، و شرار عباد الله المشاءُ ون بالنمیمة، المفرقون بین الأحبة، الباغون للبرآء العنت) ترجمہ: ''اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے، اور بدترین لوگ وہ ہیں جو چغل خوری کرنے والے، دوستوں کے مابین تفریق ڈالنے والے اور پاکدامن لوگوں کو مشقت وپریشانی میں مبتلا کرنے والے ہیں۔'' [مسند احمد]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وتجدون شر الناس ذاالوجهین الذی یأتی هؤلاء بوجه و یأتی هؤلاء بوجه) ترجمہ: ''سب سے بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دو رخا ہو، جو اس کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرا منہ لے کر۔'' [صحیح بخاری]

ایسے شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دونوں فریق سے قربت حاصل کر لے اور دونوں کو علیحدہ طور پر اپنی حمایت وتائید کا یقین دلا دے، پھر ان سے ایک دوسرے کی باتیں بتائے جس سے ان کے درمیان نفرت و عداوت بڑھے، ظلم و زیادتی میں اضافہ ہو، بغض وحسد کی جڑیں مضبوط ہوں اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑک اٹھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور ایک شخص کے بارے میں ان سے کچھ بیان کرنے لگا، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ اگر کہو تو ہم خود تمہیں دیکھیں، اگر تم جھوٹ کہہ رہے ہو تو اس آیت کریمہ کے حکم میں ہو:

﴿یا أیها الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا﴾ [الحجرات:٦] ترجمہ: ''اے مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔'' اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے اس قول کے مصداق ہو: ﴿هماز مشاء بنمیم﴾ [القلم:١١] طعن آمیز، اشارے کرنے والا، چغلیاں لیے پھرنے والا (یعنی ایسے لوگوں کی بھی بات نہ مانو)۔ اور تیسری صورت تمہاری یہ ہو سکتی ہے کہ اگر کہو تو تمہیں معاف کر دیا جائے، اس شخص نے التجا کی یا امیر المؤمنین! مجھے معاف ہی کر دیا جائے، اب کبھی ایسی حرکت نہ کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی خبر دی ہے کہ چغل خور کو قبر میں عذاب ہوتا ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا: (انهما یعذبان، و ما یعذبان فی کبیر، بلی انه کبیر، أما أحدهما فکان یمشی بالنمیمة، و أما الآخرفکان لا یستتر من بوله) ترجمہ: ''ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور (لوگوں کے گمان کے مطابق) یہ کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں، حالانکہ وہ درحقیقت بڑے گناہ ہیں، ایک کو تو اس وجہ سے عذاب ہو رہا ہے کہ دنیا مین لوگوں کی چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اس وجہ سے کہ پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔'' [صحیح بخاری]

بندگان الٰہی! لہٰذا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، گناہ و معصیت کے کاموں سے دور رہو اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے بچنے اور دردناک عذاب سے چھٹکارا پانے کی فکر کرو، اللہ سے ڈرو اور قطع رحم سے بچو، ساتھ ہی اپنے کان، نگاہ، زبان اور دیگر اعضاء جوارح کی حفاظت کرو، کیونکہ بروز قیامت ان سب کے بارے میں باز پرس کی جائے گی، ارشاد الٰہی ہے: ﴿ان السمع و البصر و الفؤاد کل أولئك کان عنه مسئولا﴾ [الاسراء:٣٦] ترجمہ: ''یقیناً کان، نگاہ اور دل ان سب کے بارے میں سوال ہوگا۔''